URDU Gif Format

امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲ھ

مصنف

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۲ ھ ۱۳

www.alahazratnetwork.org

(امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

مسئلہ ۲۹: از بدایوں مرسلہ مولٰنا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہ اللہ تعالٰی ۲۲ جمادی الاولٰی ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوٰی والمفتیین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اللھم ادم افاضاتھم و افاداتھم (یا اللہ! ان کے فیوض و افادات کو دائمی بنا۔ ت) السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و ایضاح الحق و یکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے، اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام و پیشوایان مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کیجئے اجر پائیے۔ ت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ[ع1] شاھدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا[ع2] باللہ

ع1 یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے، تعمیمِ فائدہ کے لئے اُن آیات اور زبانِ اردو میں اُن ہدایات کی طرف اشارہ مناسب،

آیت ۱: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝[1] — بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا۔

کہ جو تمھاری تعظیم کرے اُسے فضلِ عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذابِ الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار، تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اُن کے سامنے ہوں۔ طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہٖ[2] — بیشک اللہ تعالٰی نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ۔

ع2 **آیت ۲:** لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ[عہ] وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ[3] — (یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ) تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالٰی ۱۲۔

عہ قرئ تعززوہ بزائین معجمتین ۱۲ منہ (م) — آیہ کی تعززوہ دو زاء کے ساتھ بھی قراءۃ ہے ۱۲ مترجم

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۵ و ۴۸/ ۸

[2] کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۱۹۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۲۰

[3] القرآن الکریم ۴۸/ ۹

ورسوله وتعزروه وتوقروه بجنانكم ولسانكم؛ فجعل تعظيمه وتوقيره وتعزيره هو الركن الركين لدينكم الحق وايمانكم؛ وحرم[3] عليكم ان ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي او تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض فتحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون بخسرانكم وجعل[4] طاعته طاعته وبيعته بيعته[5] فان بايعتم نبيكم فانما فوق ايديكم يد رحمانكم؛ وقرن[عہ] اسمه الكريم باسمه العظيم في الاغناء[6]

عہ آیت ۳ : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ[1]

اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا، فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے۔ اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲۔

عہ آیت ۴ : مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[3]

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲۔

عہ آیت ۵ : اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ[2]

بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر ۱۲۔

عہ اللہ عزوجل نے بے شمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا، کہیں اصل شان اپنی تھی اس میں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا، کہیں اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا، آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے بیان میں ہیں ۱۲ منہ مدظلہ۔

عہ آیت ۶ : اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ[4]

انھیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/۲

[2] " ۴۸/۱۰

[3] القرآن الکریم ۴/۸۰

[4] " ۹/۷۴

والایذاءعہ ورجاء العطاء والتقدیمعہ والقضاءعہ والمحادۃعہ والارضاءعہ

عہ آیت ۷ ، وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ۔[1]

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اُس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اُس کا رسول ۱۲۔

عہ آیت ۸ ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[2]

اے ایمان والو! اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲۔

عہ آیت ۹ ، وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝[3]

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۱۲۔

عہ آیت ۱۰ ، لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ[4]

تُو نہ پائے گا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲۔

عہ آیت ۱۱ ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝[5]

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ اُنھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/۵۹

[2] القرآن الکریم ۴۹/۱

[3] القرآن الکریم ۳۳/۳۶

[4] القرآن الکریم ۵۸/۲۲

[5] القرآن الکریم ۹/۶۲ و ۶۳

والنصح[ع۱] والایذاء[ع۲] فی قرانکم ؞ ورفع شانہ وعظم مکانہ فمیز امرہ عن امور من عداہ فما کان لیوزن بمیزانکم ؞ اتجعلون[ع۳] الحصی کالدر او الدر کالسک ام تجعلون العصف کریحانکم ؞ فقد ھداکم ربکم ان لا تجعلوا[ع۴] دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً[۱] من اب او مولی او سلطانکم ؞ وقال الذین ارسلوا السنتہم فی شانہ العظیم

ع۱ آیت ۱۲ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[۲]۔ جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ۔

ع۲ آیت ۱۲ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝[۳] بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ و رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے، اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے، مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

ع۳ یعنی جب تم خود کنکر کو موتی، خون کو مشک، بھس کو پھول کی طرح نہیں کہتے تو رسول کے معاملہ کا اوروں پر کیا قیاس کرتے ہو، یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب ان کے ابنِ مکرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،

لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احداً[۴]۔ مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو۔

تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲۔

ع۴ یہ آیت ۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے، اسی لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے، اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے، اس مسئلہ کا بیانِ عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھئے ۱۲ منہ۔

---

[۱] القرآن الکریم ۲۴/۶۳

[۲] ؍؍ ۹/۹۱

[۳] ؍؍ ۳۳/۵۷

[۴] زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار (اردو) مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۷۷

اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَہْزِءُوْنَ[1] ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ[2]

عہ یہ آیت ۱۵ ہے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلافِ شان کچھ کہا، جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے، اللہ تعالٰی نے فرمایا، قل اباللّٰہ و اٰیٰتہ و رسولہ[3] الآیۃ اے نبی! ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر۔

اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے،

اوّل یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوٰی رکھتا ہو، کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ کہ زبان سے، جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں، محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے، جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یونہی ایمان بھی۔ زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا، یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائے گا، اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائے گا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و تخریہ ہے، اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد۔ اس کی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامن نطق بالکفر طوعا (۱۳۰۴ھ) میں ہے۔

سوم کھلے ہوئے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں، آیت فرما چکی کہ حیلے نہ گھڑو تم کافر ہو گئے۔

تنبیہ: یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلماتِ گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و دعوٰی کو مردود ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے، نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/۶۵

[2] " ۹/۶۶

[3] " ۹/۶۵

فیا ایھا المنافقون[ع۱] المردة الفاسقون الزاعم کبیرکم ان مدح[ع۲] الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء[ع۳] من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر واللہ مخرج اضغانکم ؎

[ع۱] نفاق دو قسم ہے، عقدی و عملی۔ نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ مسمّی بہ ابناء الحذاق بمسالک النفاق (۱۳۰۹ھ) لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ وغیرہ سے اس کے وجوہ و صور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں بمشکل ملیں گی وہاں سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجئے ۱۲ منہ۔

[ع۲] اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو، تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی کرو، انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

[ع۳] قال اللہ تعالیٰ،

قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون ۝[۱] ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ واذا لقوکم قالوا اٰمنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۝[۲]

ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کے دلوں میں دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے، ہم نے صاف بیان فرما دیں تمہارے لئے نشانیاں اگر تمہیں سمجھ ہو، دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرما دے مر جاؤ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔

اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے،

ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں۔

دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

---

[۱] القرآن الکریم ۱۱۸/۳

[۲] 〃 ۱۱۹/۳

استحوذ[ع۱] علیکم الشیطٰن فانساکم ذکر اللہ وتعظیم الرسول وقد نطق القراٰن بخذلانکم؛ زاد فلکم الشیطٰن نقطا من شینہ وتاہ کم التدویر من دائرۃ نونہ فاراکم تقویۃ الایمان فی تفویت ایمانکم؛ ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[۱] وما اللہ بغافل عن کفرانکم؛ فلا ورب محمد لا تؤمنون[ع۲] حتی یکون احب الیکم من والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم؛ صلی اللہ تعالٰی وبارک وسلم علیہ وآلہ الکرام وصحبہ العظام وخادمی سنۃ القیام برد زیغکم وطغیانکم؛ ورزقنا حبہ الصادق فی غایۃ الاعظام وادامۃ ذکرہ الی یوم القیام وان کان فیہ رغم انوفکم واسخان اعیانکم؛ اٰمین یا ارحم الراحمین؛ والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ع۱ قال اللہ تعالٰی،

استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون[۲]	غالب آگیا اُن پر شیطان سو بھلا دی اُن کو خدا کی یاد، وہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں۔

علمائے مدینہ طیبہ نے وہابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری سے ان کا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ۔

ع۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد وسنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین[۳]	تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اور سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اللھم بحبہ لک وحبک اجعل حبہ احب الینا من حب الظمآن للماء والبائس ومن حبنا انفسنا یا ارحم الراحمین، اٰمین ۱۲ منہ۔

---

[۱] القرآن الکریم ۳/۱۷۹ [۲] القرآن الکریم ۵۸/۱۹

[۳] صحیح البخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶

صحیح مسلم " باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " " ۱/۴۹

ترجمۂ خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنا رسول بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا ہوا ، تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ، اور تم اس کی تعظیم اور توقیر اپنے دل اور زبان سے بجا لاؤ ، تو اللہ تعالےٰ نے ان کی تعظیم و توقیر اور اعزاز کو تمہارے ایمان اور دینِ حق کا مضبوط رکن بنایا ، اور تم پر حرام کیا ہے کہ تم اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو یا تم اُن کے حضور اس طرح چلا کر بولو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو ، کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں اپنے خسارے کی خبر نہ ہو ، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طاعت کو اپنی طاعت اور اُن کی بیعت کو اپنی بیعت بنایا تو اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرو تو تمہارے ہاتھ پر رحمان کا ہاتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کریم کے ساتھ ان کا اسم پاک ملایا غنی کرنے ، عطا کرنے ، عطا کی اُمید کرنے ، آگے ہونے ، فیصلہ کرنے ، مخالفت ہونے ، راضی ہونے اور خلوص و ایذا میں تمہارے قرآن پاک میں ، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی شان بلند فرمائی اور ان کی عظمت مکانی فرمائی ، تو یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو ان کے ماسوا سے ممتاز فرمایا ، تو ان کی شان تمہارے ترازو سے ماوراء ہے ، کیا تم کنکر کو موتی یا خون کو مشک یا نجس کو پھول قرار دو گے ؟ تو بیشک تمہارے رب نے تمہیں راہنمائی دی ہے کہ تم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو خواہ تمہارا باپ ہو یا آقا ہو یا بادشاہ ہو ، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو زبان درازی ان کی شان میں کرتے ہیں ، فرمایا کیا تم اللہ تعالےٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے ہو ، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو اپنے ایمان کے بعد ، اے سرکش منافقو ، فاسقو ! تمہارے بڑے نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اللہ کی مدح تمہاری آپس میں ایک دوسرے کی مدح کے مساوی بلکہ اس سے بھی کم ہے یہ تمہارے خیال میں ہے جبکہ بغض تمہارے مُنہ سے ظاہر ہو گیا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی خطرناک ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے حسد کو ظاہر فرمانے والا ہے ، تم پر شیطان غالب آگیا ہے اس نے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بھلا دی ہے اور بلا شک قرآن نے تمہاری رسوائی بیان فرما دی پس شیطان نے تمہاری فا ، پر اپنے شین کے نقطوں میں ایک نقطہ بڑھا دیا اور تمہاری تا ، کا دائرہ اپنے نون کے دائرہ سے بڑھا دیا تو شیطان نے تمہیں ایمان کے ضائع کرنے میں ایمان کی تقویت دکھائی ، مومنوں کو اللہ تعالیٰ اس حال پر نہ چھوڑے گا جس پر تم اب ہو جب تک خبیث کو طیب سے جدا نہ کر دے اور اللہ تعالےٰ تمہارے کفر سے غافل نہیں ۔ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے رب کی قسم تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہارے والد ، اولاد ، تمام لوگوں اور تمہاری رُوحوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں ، صلے اللہ تعالےٰ و بارک وسلم علیہ

وعلیٰ آلہ الکرام وصحابتہ العظام اور ساتھ ہی تمہاری سرکشی اور غلط روی کے رد کرنے کی سنت پر قائم خدام پر سلام و برکات ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں انتہائی تعظیم کے ساتھ آپ کی سچی محبت اور قیامت تک آپ کا دائمی ذکر عطا فرمائے اگرچہ اس میں تمہاری ناکیں آلود اور تمہاری آنکھیں بیمار ہوں، آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ [ترجمہ خطبہ ختم ہوا، یہاں سے جواب شروع ہے]

وہابیہ کا خود اپنے اقرار سے کافر ہونا

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک المنعام ان پر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اس کو رافع نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جبکہ اس کا قول یا فعل اس کے دعوے کا مکذب ہو گیا، اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے مگر نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے باایں ہمہ خدا اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخی کرے یا زنار باندھے، بت کے لئے سجدے میں گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکے یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اس کے کام آ سکتا ہے، ہرگز نہیں۔ ہم ابھی حاشیۂ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے۔ درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۰،

لو اتی بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ[۱] — اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے۔

نیز سب وہابیہ کا اپنے امام کی تصریح سے کافر ہونا

ان کے مذہبی عقیدوں اور ان کے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو دفتر درکار، اور ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیرؤوں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے، میں پہلے ان کا وہ اقراری کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف مشتے کفریات ان کے اور لکھوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھا لیا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔[۲]

تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا

---

[۱] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

[۲] مشکوٰۃ المصابیح باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱

ترجمہ کیا کہ:

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی، سو جان نکال لے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان، سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں، سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر۔"[۱]

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ "وہ ہوا خروج دجال لعین ونزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد آئے گی"[۲] تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کئے اور اس کا ترجمہ کیا ص[۳]؛

"نکلے گا دجال، سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اس کو، پھر تباہ کر دے گا اس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر مار ڈالے گی اس کو۔"[۴]

باینہمہ حدیث مذکور، لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا،

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"[۴]

اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی، نہ نزول مسیح کی ضرورت بھران کے بھیجیوں کے لئے وہ ہوا بھی چل گئی، تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کے لئے تمام دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانۂ موجودہ پر جما دی، اور کچھ پروا نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مرگیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اس کے سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں، یہ خود اپنے اقرار سے خبیث کافر پکے بت پرست ہیں، یہ خود ان کا اقرار کفر تھا، اب سنئے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحوں سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم؛

کفریہ ۱: یہی اقرار کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ پکا کافر ہے۔ نوازل فقیہ ابو اللیث[۵]، پھر خلاصہ، پھر تکملۂ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص۵ ورجل قال انا ملحد یکفر[۶] جو اپنے الحاد کا اقرار کرے وہ کافر ہے۔

---

[۱] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۰

[۲] مشکوٰۃ المصابیح باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱

[۳] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۱

[۴] " " " " " " " " ص ۳۰

[۵] خلاصۃ الفتاوی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۸

اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ، 12'

قیل لہ انت کافر فقال انا کافر کفر ۱؎	کسی نے کہا تُو کافر ہے، کہا میں کافر ہوں، وہ کافر ہو گئی۔ 12

فتاوی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ ص ۲۶۹،

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا ۲؎	ایک مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سُنا جائے گا۔

کفریہ ۲: اسی قول میں تمام اُمت کو کافر ماننا، یہ خود کفر ہے۔ شفاء شریف امام قاضی عیاض ص ۳۹۲ و ص ۳۶۳،

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ۳؎	جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام اُمت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے۔

کفریہ ۳: تقویۃ الایمان ص ۲۰،

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے" ۴؎

یہاں اللہ سبحٰنہ کے علم کو لازم و ضروری جاننا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن ماننا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے، یہ صریح کلمۂ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸،

یکفر اذا وصف اللہ تعالٰی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص ۵؎	جو شخص اللہ تعالٰی کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

بحر الرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹، بزازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳۔ جامع الفصولین

۱؎ الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۲۴۹/۱

۲؎ فتاوی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۹/۲

۳؎ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی بلاد العثمانیۃ ۲۷۱/۲

۴؎ تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۴

۵؎ فتاوی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۸/۲

مطبع مصر ج ۲ ص ۲۹۸:

لو وصف اللہ تعالٰی بما لا یلیق بہ یکفر[۱]	اگر اللہ تعالٰی کی شان میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں کافر ہوگیا۔

کفریہ ۴: "جب چاہے دریافت کرنے" کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار[عہ] ہے کہ جب چاہے دریافت کرے تو علم الٰہی قدیم نہ ہوا اور یہ کھلا کلمۂ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲:

لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ[۲] ملخصا۔	جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے اھ ملخصا۔

کفریہ ۵: ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵ و ۳۶:

تنزیہ او تعالٰی از زمان و مکان وجہت و اثبات رؤیت بلاجہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد[۳] اھ ملخصا۔	اللہ تعالٰی کو زمان و مکان و جہت سے پاک قرار دینا اور اس کا دیدار بلاجہت و کیفیت ثابت کرنا (آگے یوں کہا) یہ تمام امور از قبیل بدعت حقیقیہ ہیں اگر کوئی شخص ان مذکورہ اعتقادات کو دینی اعتقاد شمار کرے اھ ملخصاً (ت)

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالٰی کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلاکیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو بدعتی و گمراہ بتایا۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵۷ میں فرماتے ہیں:

عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالٰی را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست مذہب اہل سنت و جماعت[۴]	تیرھواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے لئے مکان اور فوق و تحت کی جہت متصور نہیں ہے اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے (ت)

[عہ] اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھئے ۱۲ منہ

[۱] جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۲/۲۹۸

[۲] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۲

[۳] ایضاح الحق (مترجم اردو) قاعدہ اوّل پہلا مسئلہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۷ و ۷۸

[۴] تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم در الٰہیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۴

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹:

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ[1]

اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔

فتاوی قاضی خان فخر المطابع ج ۴ ص ۴۴۳:

رجل قال خدائے برآسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان۔[2]

کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں، کافر ہوگیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔

خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲:

لوقال نردبان بنہ وبرآسمان برآئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ۔[3]

اگر کوئی یوں کہے کہ سیڑھی لگاؤ اور آسمان پر جاکر خدا سے جنگ کرو، تو کافر ہوجائے گا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مکان مانا۔ (ت)

کفریہ ۶: رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۳۳:

بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست۔[4]

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بھلا دے پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم مثل ثابت کرنا ہرگز نصوص میں سے کسی نص کی تکذیب نہیں، اور قرآن پاک کے نازل کرنے کے بعد اس کا سلب ہوجانا ممکن ہے۔ (ت)

اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک وہمسر محال ہے، اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ

---

[1] بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۰

فتاوی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۹

[2] فتاوی قاضی خان کتاب السیر باب مایکون کفرا من المسلم الخ نولکشور لکھنؤ ۴/۸۸۳

[3] خلاصۃ الفتاوی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۳

[4] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل یعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذبِ الٰہی لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالٰی قرآن مجید دلوں سے محو کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی، یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں تو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اُن کی مت ماردی پھر پروا کیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ظالموں کی باتوں سے اللہ تعالٰی بہت بلند ہے۔ ت)

شفا شریف ص ۳۹۱ ،

من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة بزعمہ اولم یدعھا فھو کافر باجماع[1]

جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با ایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر اُن باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا، اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کاسہ لیسوں کے اقوال سخت ہولناک وحیاسوز وناپاک ہیں جن کی تفصیل وتشریح اور ان کے ردّ بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) سے روشن۔

کفریہ ۷ : یکروزی ص ۱۴۵ :

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملٰئکہ و انبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد۔[2]

اللہ تعالٰی کے لئے مذکور کذب کو ہم محال نہیں مانتے کیونکہ واقع کے خلاف کوئی قضیہ خبر بنانا اور اس کو فرشتوں اور انبیاء پر القاء کرنا اللہ تعالٰی کی قدرت سے خارج نہیں ورنہ لازم آئیگا کہ انسانی قدرت اللہ تعالٰی کی قدرت سے زائد ہو جائے (ت)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۶۹

[2] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنا سب کچھ داخل۔ لہٰذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج۔

کفریہ ۸: یکروزی ص ۱۲۵:

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و او را جل شانہ بآں مدح می کنند بر خلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہماں شخص ممدوح می گردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید ایں شخص نزد عقلاء قابل مدح نیست بخلاف عدم تکلم کلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن تلوث بہ از صفات مدح ست[لہ] اھ ملخصاً۔

عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے لئے کمالات میں سے شمار کرتے ہیں اور عدم کذب کو گونگے اور جماد کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدح بتاتے ہیں۔ اور جبکہ صفت کمال یہ ہے کہ کسی شخص کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہو تو وہ مصلحت اور حکمت کی بنا پر جھوٹی بات کہنے سے گریز کرے تو ایسا شخص مدح کا مستحق ہوتا ہے، اس کے برخلاف کوئی ایسا شخص کہ اس کی زبان ناکارہ ہو یا جب وہ جھوٹی بات کہنے کا ارادہ کرے تو اس کی زبان بند ہو جائے یا دوسرا کوئی اس وقت اس کا منہ بند کر دے تو ایسے لوگ عقلاء کے ہاں مدح کے قابل نہیں ہوتے بخلاف جھوٹ کے عیب سے بچنا اور اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث نہ کرنا مدح کی صفات میں سے ہے اھ ملخصاً (ت)

اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر، نہ ممتنع عقلی، نہ محال شرعی، صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں۔ تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی بھی نہ ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے۔

کفریہ ۹: اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کرتے

[لہ] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۸ - ۱۷

اس سے بچنا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہرگونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی شش کفریہ معظم ہزار ہا کفریات کا خمیرہ ہے۔ عالمگیری قول مذکور در کفریہ ۲، اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ۱۲۹۲ھ ص ۱۵:

من نسب او اثبت ما هو صریح فی النقص کفر[1]	جو اللہ تعالٰی کی شان میں کوئی ایسی بات نسبت یا بیان کرے جس میں کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے۔

کفریہ ۱۰: اسی قول میں صدقِ الٰہی بلکہ اس کی سب صفاتِ کمال کو اختیاری ماننا کہ مصلحتِ عیب و آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہے جس طرح کفریہ ۳ میں صفتِ علمِ غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نوپیدا ہوگی۔ شرح عقائد نسفی طبع قدیم ص ۲۲:

الصادر عن الشیء بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ۔[3]	جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو بالبداہۃ حادث ہوگا۔

اور صفاتِ الٰہی کو حادث ٹھہرانا کھلا کفر ہے۔

فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۹۹ھ ص ۲۹:

صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فھو کافر باللہ تعالٰی۔[4]	اللہ تعالٰی کی سب صفتیں ازلی ہیں، نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق، جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفر ۱۱ تا ۱۹: اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالٰی کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لئے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالٰی کے لئے سوتا[۱۱]، اونگھنا[۱۲]، بھٹکنا[۱۳]، بھولنا[۱۴]، جورو[۱۵]، بیٹا[۱۶]، بندوں سے ڈرنا[۱۷]، کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا[۱۸]، ذلت و خواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالٰی کی مدح کی جاتی ہے۔ **آیت** لا تاخذہ سنۃ ولا نوم[5] نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ **آیت** لا یضل ربی

---

[1] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸
اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقت استنبول ترکی ص ۳۵

[3] شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۲۲

[4] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل مصطفٰی البابی مصر ص ۲۵

[5] القرآن الکریم ۲/۲۵۵

ولا ینسٰی[1] نہ میرا رب بہکے نہ بھولے۔ **آیت** مااتخذ صاحبۃ ولا ولدا[2] اللہ نے نہ کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا۔ **آیت** ولا یخاف عقبٰہا[3] اللہ کو ثمود کے پچھا کرنے کا خوف نہیں **آیت** لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل[4] نہ کوئی بادشاہی میں اس کا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اس کا حمایتی۔ یہ سب صریح کفر ہیں۔

کفریہ ۲۰ و ۲۱: صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۶۴:

نسبت پیر خود تا ایکروزے حضرت حق جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیزہائے دیگر خواہم داد[5]

اپنے پیر کی نسبت یہاں تک کہ ایک روز ان کا دایاں ہاتھ اللہ نے اپنے خاص دست قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی بلند وبالا چیز کو ان کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ تجھے میں نے یہ چیز دے دی اور مزید چیزیں دوں گا۔ (ت)

ص ۱۲:

مکالمہ ومسامرہ بدست مے آید[6] (مکالمہ اور گفتگو حاصل ہوگی۔ ت)

ص ۱۴۳:

گاہے کلام حقیقی ہم مے شود[عہ][7] (اور کبھی کلام حقیقی بھی ہوتی ہے۔ ت)

شفاء شریف ص ۳۹۰:

من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالٰی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی لہ ولدا او صاحبۃ فذٰلک کفر باجماع المسلمین وکذٰلک من ادعی مجالسۃ

جو اللہ تعالٰی کی الوہیت وتوحید کا تو قائل ہو مگر اس کے لئے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسی طرح جو اللہ تعالٰی کے ساتھ ہمنشینی

[عہ] یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بتانا ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/۵۲ [2] القرآن الکریم ۷۲/۳

[3] ؍؍ ۹۱/۱۵ [4] ؍؍ ۱۷/۱۱۱

[5] صراط مستقیم باب چہارم خاتمہ در بیان پارہ از واردات الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴

[6] ؍؍ ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب عشقی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۱۲

[7] ؍؍ باب سوم فصل چہارم تکملہ در بیان سلوک ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۱۴۳

الله تعالیٰ والعروج الیه ومکالمته[1] او مخص۔	اس تک صعود اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو۔

ص ۳۹۲ :

وکذلك من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة او انه یصعد الی السماء و یدخل الجنة ویاکل من ثمارها ویعانق الحور العین فهولاء کلهم کفار مکذبون للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم[2]	اسی طرح جو نا متصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے وحی کرتا ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو، یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

حوروں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر معانقہ پر کیا حکم ہوگا۔

تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۹ :

درحین بعثت بلکہ درحین مناجات ومکالمہ کہ اعلیٰ مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست۔[3]	نبی کی بعثت کے وقت بلکہ مکالمہ اور مناجات کے وقت جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بشری قرب کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ (ت)

اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسی کے لئے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحۃً اس کی نبوت کا دعویٰ ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۳۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ :

منشاء این گفتگوئے ایشان جہل ست زیراکہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی با خدائے عزوجل بس بلند ست ہنوز بہ پایہ اولین آں کہ ایمان ست نرسیدہ اند وآں رتبہ مختص ست بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمی شود پس فرمائش ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آنست کہ تا ہمہ را پیغمبراں	ان کی اس گفتگو کا منشاء جہالت ہے کیونکہ وہ یہ [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی کا رتبہ بہت بلند ہے یہ لوگ ابھی ایمان کی ابتداء کو نہیں پہنچے حالانکہ وہ رتبہ ہمکلامی فرشتوں اور انبیاء کو ہی حاصل ہے کسی دوسرے کو ہرگز میسر نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ یہ فرمائش ہے کہ وہ

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۶۸

[2] " " " " " " " " " " " " " " " ۲/۲۷۱—۲۷۰

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۹۳

یا فرشتہ سازد۔[1]

سب پیغمبر یا فرشتے بنا دے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ص ۱۰۶: اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے، فرمایا:

المکالمۃ شفاہا منصب نبوۃ بل اعلی مراتبہا وفیہ مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین۔[2]

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلٰی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

کفریہ ۲۲: صراط مستقیم ص ۱۲:

از جملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً یعنی نہ باں ملاحظہ کہ ایں شخص کہ ناودان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق بہماں می گردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمودہ کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا باو التفات دکار نیست۔[3]

ان میں سے ایک یہ کہ اپنے مرشد سے شدید قلبی مستقل تعلق یعنی یہ لحاظ نہ ہو کہ یہ مرشد اللہ تعالٰی کے فیض کا ذریعہ اور اس کی ہدایت کے لئے واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ عشق کا تعلق صرف اسی سے ہو چنانچہ اسی طریقت کے ایک بڑے نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالٰی مجھ پر میرے مرشد کے لباس وشکل کے بغیر تجلی فرمائے تو مجھے اس کی طرف التفات درکار نہیں ہے (ت)

شخص مذکور کے پیروؤں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اس کو کفر وضلالت بنا دینے کا عادی ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۵۶:

"اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے پھر کیا کہے

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورہ بقرہ، تحت آیۃ ۲/۱۱۹ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۲۷

[2] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل " " " ص ۱۰۶

[3] صراط مستقیم ہدایت ثانیہ افادہ ۲ المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۱۱

ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں تجلی کرے تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے شعر

بے ادب محروم گشت از فضلِ رب[1]" ملخصاً

میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہوتا تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں شعر

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

کفریہ ۲۳: تقویۃ الایمان ص ۱۳؛
"جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔"[2]

ص ۹، ۶، ۱۷، ۱۱

"اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔"[3]

ص ۱۸: "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔"[4] ص ۷: "اوروں کو ماننا محض خبط ہے"[5]

یہاں انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کیا اور "نہ" کا اقرار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا، یہ تو یہی صد ہا کفریات کا مجموعہ ہے، مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا فرض ہے یونہی ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے نہ مانے گا کافر ہے۔ ہر اردو زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ "ماننا" اور کفر کا ترجمہ "نہ ماننا" کرتے ہیں

آیت (بقرہ) ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون[6]

موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر: تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانیں گے[7]

---

[1] تقویۃ الایمان   الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات   مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

[2] 〃   الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک   〃   〃   〃 ص ۱۰

[3] 〃   〃   〃   〃   〃   〃   〃 ص ۱۲

[4] 〃   〃   〃   〃   〃   〃   〃 ص ۱۲

[5] 〃   پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں   〃   〃   〃 ص ۵

[6] القرآن الکریم ۲/۶

[7] موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر   تاج کمپنی لاہور   ص ۲

آیت (یٰسٓ) لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لایؤمنون ۞[1]

موضح القرآن، ثابت ہو چکی بات اُن بہتوں پر سو وے نہ مانیں گے۔[2]

آیت (نساء) یؤمنون بما انزل الیک[3]

موضح القرآن، سو مانتے ہیں جو اُترا تجھ پر۔[4]

آیت (اعراف) وقطعنا دابر الذین کذبوا بایٰتنا وما کانوا مؤمنین ۞[5]

موضح القرآن، اور پچھاڑی کاٹی اُن کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے۔[6]

آیت (انعام) واذا جاءک الذین یؤمنون بایٰتنا فقل سلٰم علیکم۔[7]

موضح القرآن، اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر۔[8]

آیت (بقرہ) اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔[9]

موضح القرآن، مانا رسول نے جو کچھ اُترا اس کو اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب، مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔[10]

دیکھو اللہ تعالے تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں سب کو مانا، یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔

آیت (اعراف) قال الذین استکبروا انا بالذی اٰمنتم بہ کٰفرون ۞[11]

موضح القرآن، کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔[12]

---

[1] القرآن الکریم ٧/٣٦

[2] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ٥٣٠

[3] القرآن الکریم ١٦٢/٤

[4] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ١٢٦

[5] القرآن الکریم ٢٧٢/٧

[6] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ١٩٣

[7] القرآن الکریم ٥٤/٦

[8] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ١٦٢

[9] القرآن الکریم ٢٨٥/٢

[10] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ٦١

[11] القرآن الکریم ٧٦/٧

[12] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ١٩٤

تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی عہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء ملائکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان حسان مطبع فاروقی ص ۲۰۷ میں ہے۔

"اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اُن کو نہ مانے اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"[1]

سبحٰن اللہ! دُوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ مشرک دوزخی۔ کفی اللہ المؤمنین القتال (مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے لڑائی میں۔ ت) کفریہ ۲۴: صراط مستقیم ص ۱۳۸:

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد ومن وجہ	صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ
محقق در شرائع پس اگر صدیق زکی القلب	احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے۔ اگر صدیق زکی القلب
ست رضا وکراہیت حضرت حق در افعال و	ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور عدم رضا کو افعال و

عہ اگر اس کے کلام کے پہلے معنی اپنے جی سے گھڑیئے بھی تو دوسرا تو صریح لعنہ میں تاویل کیا معنی، شفا شریف صفحہ ۳۲۲:

والتاویل فی لفظ صراح لایقبل[2]	صریح لفظ میں تاویل کا دعوی مقبول نہیں۔

ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نہ رہی گھڑت ہے جو اسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵:

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، معمّا اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ کہ باپ اور بادشاہ۔"[3]

یہ نفیس فائدہ ہر جگہ محفوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر الاصحاب علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۰۵

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۰۹-۱۰

[3] تقویۃ الایمان الفصل الخامس علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

اقوالِ مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائدِ خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکاتِ شخصیہ بنورِ جبلی خود دریافت می نماید[1]

اقوالِ مخصوصہ میں اور صحت و بطلان کو عقائدِ خاصہ، پسندیدہ و ناپسندیدہ کو اخلاق و عادات شخصیہ میں اپنے فطری نور سے جان لیتا ہے۔ (ت)

ص ۳۹ :

پس احکامِ ایں امورِ مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادتِ قلبِ خود خصوصاً و دیگر بسببِ اندراجِ او در کلیاتِ شرع عموماً و علم کہ بوجہِ اول حاصل شدہ تحقیقی ست و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نورِ جبلی او بسوئے کلیات او را رہنمونی میسازد پس علمِ کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطتِ نورِ جبلیہ و بوساطتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیاتِ شریعت و حکم و احکامِ ملت او را شاگردِ انبیا ہم میتواں گفت و ہم استاذِ انبیا ہم و نیز طریقِ اخذ آنہم شعبہ ایست از شعبِ وحی کہ آں را در عرفِ شرع بنفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہلِ کمال آں را بوحیِ باطنی مے نامند[2]

پس مذکورہ احکام اس کو دو طرح معلوم ہوسکتے ہیں، ایک خصوصی طور پر اپنے قلب کی گواہی سے، اور دوسرا عموماً شرعی کلیات میں داخل ہونے کی وجہ سے، اور پہلے طریقہ سے حاصل شدہ علم تحقیقی ہے اور دوسرا تقلیدی ہے، اور اگر ذکی العقل ہو تو اس کا فطری نور کلیات کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے، پس امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے پس شرعی کلیات اور حکم و احکامِ ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرفِ شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہلِ کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۰ :

ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیری کنند و علمِ ایشاں را کہ بعینہٖ علمِ انبیاست لیکن بوحیِ ظاہری متحقق نشدہ بحکمت مے نامند[3]

اسی معنی کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے علم کو جو کہ بعینہٖ انبیاء کا علم ہے لیکن یہ ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوتا، اسکو حکمت کا نام دیتے ہیں (ت)

---

[1] صراطِ مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳ و ۳۴

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۵

ص ۴۱،

لابد او را بمحافظتے مثل محافظت انبیا کہ مسمی بعصمت ست فائز مے کنند [1]	ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء محفوظ ہیں، جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)،

ص ۴۲،

نہ آنکہ اثبات وحی باطنی و حکمت و وجاہت و عصمت مر غیر انبیاء را مخالفت سنت و از جنس اختراع بدعت ست و نہ آنکہ در باب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند [2] اھ ملتقطاً۔	یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی، حکمت، وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں اھ ملتقطاً (ت)،

اس قول ناپاک میں اس قائل بیباک نے بے پردہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بے وساطت انبیاء اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں۔ خاص احکام شرعیہ[عہ] میں انھیں وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد احکام شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی۔ تحقیقی علم وہی ہے جو انھیں بے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے، انبیاء کے ذریعے سے جو ملتا ہے وہ تقلیدی بات ہے، وہ علم میں انبیاء کے برابر و ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انھیں باطنی، وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ علم حکمت غیر نبی[عہ۲] کو نبی بناتا ہے جب ایک معصوم کو احلال و تحریم وغیرہا امور شرعیہ میں احکام الٰہیہ

[عہ] قول، اور احکام شرعیہ میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف یہ دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدین امت سے ہیں، اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچا یہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق و کمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے کہ مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں۔ مسلمانو خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف

[عہ۲] اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت ۱۲ سل السیوف

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

[2] " " " " " " " " ص ۳۶

بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافیِ نبوت نہیں ، بہت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی ، کہا جاتا ہے کہ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اسی طرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری (جیسا کہ امام بدر محمود نے عمدۃ القاری میں اسے نقل کیا۔ ت) خود حضور اقدس سید الانبیاء صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں ، علماء نے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وحی آنے کی سات صورتیں لکھیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کما فی العمدۃ والارشاد وغیرہما ، تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق آکر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفیِ نبوت ممکن نہیں۔ مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری ۱۳۰۲ھ ص ۴۴۳ ؎۱

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا ؎۲ الحدیث۔ رواہ البغوی فی شرح السنۃ قلت وبنحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی غیر انہ لم یذکر جبریل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ، بیشک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جان ہرگز نہ مرے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے الحدیث (اس کو بغوی نے شرح السنۃ میں روایت کیا قلت (میں کہتا ہوں) اور اسی طرح روایت امام حاکم نے ان سے کی اور بزار نے اپنی مسند میں حضرت حذیفہ سے اور طبرانی نے کبیر میں حسن بن علی سے لیکن انہوں نے جبریل کا ذکر نہ کیا جس طرح بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے ذکر کیا ہے۔ ت)

شفا شریف سے زیر کفر ۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعوٰی نہ کرے ؎۳ تقریر عزیزی عہ

عہ زیادت جلیلہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ ص ۲۱۱ میں فرماتے ہیں :

ھذا القول کفر لامحالۃ بالاجماع منہ

یہ قول یقیناً باجماع امت بہت وجوہ سے کفر ہے (ت ۱۲ منہ)

؎۱ مشکوٰۃ المصابیح باب التوکل والصبر الفصل الثانی مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۵۲

؎۲ " " " " " " " " "

؎۳ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۴۰

ص ۳۳۲،

معرفت احکام شرعیہ بدون توسط نبی ممکن نیست[1]۔

شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں (ت)

تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴۰،

آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برود و وضع حمل نماید دروغیست پر بیہودہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ تا حجاج چہ قسم ایں را مسلم مے داشت[2]۔

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے، حجاج اس کو کس طرح تسلیم کرسکتا ہے (ت)

غرض اس ناپاک کلمے کے کلمۂ کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں اور اس میں اور بھی خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے بری و آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیاء کا ہمسر و ہم استاد اور بے تقلید روافض مثل انبیاء معصوم ماننا ان کی شناعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اختصار کروں التفہیمات شاہ صاحب مطبوعہ مطبع احمدی ص ۴۵،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

وجوہ منہا دعوی تلقی الاحکام الشرعیۃ من اللہ تعالٰی بلا واسطۃ نبی و ذلک دعوی نبوۃ[3] اھ مختصراً۔

ازانجملہ یہ کہ اس میں اللہ تعالٰی سے بے توسط نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعوٰی ہے اھ مختصراً (ت)

امام الوہابیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ۱۲ منہ مدظلہ

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان اقوال فرقہ امامیہ پ الٓمٓ مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۴۹

[2] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۴۹

[3] الحدیقۃ الندیۃ

سألته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سؤالا روحانیا عن الشیعة فاومی الی ان مذہبہم باطل و بطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا و ہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوة قبحہم اللہ تعالیٰ۔[1]

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا میں نے پہچانا کہ ان کے نزدیک امام وُہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی طاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو اُن کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اللہ ان کا بُرا کرے۔ (ت)

دیکھو وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں، ہیّوں صاحب اُن رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اللہ ان کا بُرا کرے کیا اسے نہ کہا جائے گا کہ اُن کی طرح اسکا بھی بُرا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے، آمین! غالباً اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا اس کی یہ تمہیدیں اٹھائی گئی تھیں کہ بعض اولیاء اس طرح کے بھی ہوتے ہیں اُدھر یہ وحی و عصمت وغیرہ سب کچھ بگھار نبوت کا پورا خاکہ اتارا اخیر میں یہ بھی جمادی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نہ جانیو قیامت تک ہوتے رہیں گے، پھر یہاں تو یہ بتادیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اُدھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ و مصافحہ اور بے تکلّفی کی گفتگوئیں لکھ کر پچھلا نتیجہ دکھادیا کہ:

امثال ایں وقائع و اشباہ ایں معاملات صدہا پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا خود رسید و الہام و کشف بعلوم حکمت انجامیدہ است۔[2]

ان واقعات جیسے اور ان معاملات کے مشابہ سینکڑوں پیش آئے تاکہ نبوت کے راستہ کے کمالات اپنے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائیں اور علم حکمت کا الہام و کشف انجام پذیر ہو۔ (ت)

بس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیاء کے ہم استاد و تقلید انبیاء سے آزاد و بیواسطہ انبیاء احکام شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں میں تو اس عیاری کا قائل ہوں کہ ابتداءً یوں نہ کہہ دیا

---

[1] الدر الثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۵

پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اترتی ہے بلکہ یوں بانی باندھا کہ صدر کتاب میں بے غرضانہ بعض اولیاء کے لئے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت مسمی کیا پھر جمادیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہیں نہیں بلکہ ہمیشہ رہیں گے پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لئے وجہ حکمت ثابت کر دیا یعنی بس کچھ جاوید ہی منصب ہے جس کا ہم نام و حالی سب کچھ اوپر بتا آئے ہیں غرض نیو تو ساری جم گئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب سے بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا۔ اس کی فکر کو وہ مسئلہ گھڑا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں، ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائے اس کی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نہ رہے گا، دوسرا اندیشہ پیر جی الف کے نام بے نہیں جانتے اس پر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم، یہ کیسا خبط بے ربط، تو اس کا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لئے نرے اُمّی رہے ص ۳:

ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدء فطرت مخلوق شدہ بنا علیہ لوح فطرت ایشاں از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمنداں و کلام و تحریر و تقریر مصفٰی ماندہ بود[1]	چنانچہ اُن حضرت کی عالی ذات کو جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ ابتدائے فطرت میں کامل مشابہت دے کر پیدا کیا گیا اسی بنا پر اُن حضرت کی لوح فطرت رسمی علوم اور علماء کی راہ و کلام تحریر و تقریر سے مصفٰی رہی تھی (ت)

افسوس پیر جی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ، شفاء شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص ۲۳۶:

ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفٰی (الٰی قولہ) فحق ہذا ان درئ عنہ القتل الادب والسجن[2] الخ۔	اس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اس کی سزا تعزیر و قید ہے (ت)

ص ۲۳۷:

کون النبی اُمّیًا اٰیۃ لہ وکون ہذا اُمّیًا نقیصۃ فیہ وجہالۃ[3]۔	نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا اُمّی ہونا حضور کے لئے معجزہ ہے اور اس شخص کا اُمّی ہونا اس میں عیب جہالت۔ (ت)

---

[1] صراط مستقیم خطبۂ کتاب المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۴

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل الوجہ الخامس المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۳۶

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۲/ ۲۳۳

تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تعظیم و تمجید فرمائش کر دی تو کیسی بنے گی اس کی یوں بھاری پیش بندی کر لی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خان ص ۱۱۶ ، ۱۱۵

"جس شخص سے کوئی معجزہ ظاہر ہو اس کو پیغمبر جاننا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار ہوا اھ ملخصاً۔"

ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے سے موٹے موٹے لفظ سن کر کانپ جائیں گے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کر لیا تھا پیر جی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے مجبوری غیبی کرشمے نے سب بنے کھیل بگاڑ دیے پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے چھٹے شور پکار دیے،

؎ جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
وحی و حسرت کی رہ بات نہ ہونے پائی

فقطع دابر القوم الذین ظلموا ، والحمد للہ رب العلمین (تو ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی ، اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔ ت)

کفریہ ۲۵ : تقویۃ الایمان ص ۹۰ ، حدیث تو یہ لکھی ،

ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ (بتاؤ اگر میری قبر پر گزر ہو تو تم اس کو سجدہ کرو گے۔ ت)

خود ہی اس کا ترجمہ یوں کیا کہ ،

"بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو"۔

آگے جو گستاخی کی رگ اچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا ،

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے ، کہاں تو وہ

---

۱ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵

۲ القرآن الکریم ۶/۴۵

۳ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۴۲

لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر سے گزرے، کہاں یہ فائدہ خبیثہ کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، کیوں یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار[1]	جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

وہابی صاحبو! ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ، ہمارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء[2]	بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے۔

فائدہ: یہ حدیث ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابو نعیم وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اس کی تصحیح اور امام عبد الغنی و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا برشرط بخاری صحیح ہے، ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے۔

وہابی صاحبو! تمھارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی

ع **زیادت جلیلہ:** سبحان اللہ! رب العالمین جل مجدہٗ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون[3]	جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنھیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں خبر نہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] صحیح البخاری	کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	قدیمی کتب خانہ کراچی	۱/ ۲۱
صحیح مسلم	تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	" " "	۱/ ۷
[2] سنن ابو داؤد	باب تفریع ابواب الجمعۃ	آفتاب عالم پریس لاہور	۱/ ۱۵۰
سنن النسائی	کتاب الجمعۃ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی	۱/ ۲۰۳
سنن ابن ماجہ	باب ما جاء فی فضل الجمعۃ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۷۷
[3] القرآن الکریم	۲/ ۱۵۴		

زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ۱ ص ۱۰۶:

في الكامل للمبرد مما كفر به الفقهاء الحجاج	ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جن کے
انه رأى الناس يطوفون حول حجرته صلى	سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے
الله تعالى عليه وسلم فقال انما يطوفون باعواد	کہ اس نے لوگوں کو روضۂ اقدس حضور سید عالم
ورمة قال الدميري كفروه بهذا لانه	صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں
تكذيب لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم	اور گلے ہوئے جسم کا طواف کر رہے ہیں۔ علامہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اور فرمائے:

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل	خبردار شہیدوں کو مُردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس
احياء عند ربهم يرزقون فرحين[1]	زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں شاد شاد۔

اور ایک حقیر مغرور محبوبانِ خدا سے بلکہ خود حضور پُرنور اکرم المحبوبین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک لفظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ قیامت میں ان شاء اللہ تعالٰی مر کر مٹی میں ملنے کا مزہ دانگ کھلے گا اور یہ جُدا پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کن سے لفظ ہیں اس ناپاک معنی کی بُو تھی جو تُو نے "یعنی" کہہ کر محبوب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا کر دیا، حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پاسرا۔

ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون[2]	بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا
متاع قليل ولهم عذاب اليم[3]	نہ ہوگا، تھوڑا برتنا ہے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(انتهى، الكيد عن الصلوة من وراء عدى التقليد من تصانيف المصنف العلامة
قدس سره۔)

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۶۹

[2] " ۱۶/ ۱۱۶

[3] ۱۶/ ۱۱۷

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء[1] رواہ ابوداؤد۔ کمال الدین دمیری نے فرمایا علماء نے اس قول پر اس وجہ سے تکفیر کی کہ اس میں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا)

فائدہ: یہ روضۂ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے۔

کفریہ ۲۶: تقویۃ الایمان کی ابتداء میں شرک کی کچھ قسمیں اور اُن کا اجمالی بیان کر کے کہ یہ باتیں فلاں قسم سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کی پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے ص ۱۰ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا،

> "حاجتیں بر لانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء و اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔"[2]

اسی میں لکھا ص ۱۲:

> "جو کوئی انبیاء و اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت اُن کو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے ان چاروں طرح کے شرک کا ہر جا قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لئے اس باب میں پانچ فصلیں کیں[3]۔"

غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوی ہے اور آگے ساری کتاب اس دعوے کا بیان و ثبوت۔ اب یہ دعوی تو یاد رکھئے کہ "جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے" آگے ثبوت کی فصلوں میں اس کا بیان سنئے صفحہ ۲۹:

> "اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔"[4]

یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کو "ناکارے لوگ" کہا، کیا یہ اُن کی جناب میں کھلی گستاخی نہیں؟ کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شفا شریف اور اسی کی

---

[1] شرح الزرقانی علی مواہب اللدنیہ المقصد الاول قصۃ الفیل دار المعرفۃ بیروت ۱/۹۰

[2] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۷

[3] " " " " " ص ۹

[4] " " الفصل ثالث " " " ص ۲۰

شروح وغیرہا کتب ائمہ میں ہے۔

کفریہ ۲۷: تقویۃ الایمان پہلی فصل میں اس دعوے کا کہ "انبیاء و اولیاء کو پکارنا شرک ہے" ثبوت سنئے، ص ۱۹،

> "ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے[1]"

مسلمانو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو، شاید اسی شخص نے اور طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ اُن میں کوئی ایسا بھی نہ رہا جس کے دل میں دانۂ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اُسے کچھ کام نہ ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اس کے ٹھیٹ گندے مذہب میں اُن کا ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو ڈوب گیا اور دنیا والیوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا پیسہ بھیک کی روٹی ٹکے کی بھی امید نہیں ورزاق دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث۔

کفریہ ۲۸ و ۲۹: یہ کفریہ اخابیث سب سے بدتر خبیث، صراط مستقیم ص ۹۵،

بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان مے چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر مے بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز

ظلمات بعضہا فوق بعض کی بنا پر زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی سے مجامعت کا خیال بہتر ہے اور اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے بخلاف گدھے اور گائے کے خیال میں نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۳

ملحوظ و مقصود می شود بشرک میکشد[1]	نہ بی تعظیم بلکہ ان کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسلمانو، مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کا خیال کرنے سے بھی بُرا ہے، اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ ہاں واقعی رنڈی نے تو دل نہ دکھایا گدھے نے کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا، نیچا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں وخاتم النبیین پڑھ کر تازی نبوتوں کا دربا جلایا اُن کا خیال کیوں نہ قہر ہو اُن کی طرف سے دل میں کیوں نہ زہر ہو!

مسلمانو! للہ انصاف، کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے! حاش للہ۔ پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو جو اُنھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انھیں بھی آخر تو دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ[عہ] سب و دشنام کے لفظ لکھ دیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہو کر ان سے انھیں ایذا نہ پہنچی، ہاں ہاں، واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی، واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی، واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت، اس کے لئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت۔ آیت:

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم	بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت

[عہ] اوروں کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس مفصل تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے ۱۲ سل السیوف

[1] صراط مستقیم ہدایت ثانیہ در ذکر محدثات عبادات الخ افادہ ۱ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

عذابا مھینا۔[۱]

میں اور ان کے لئے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب۔

آیت: والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم[۲]

جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

مسلمانو! پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھئے، ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کان میں انگلیاں دے کر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام، یہ اس کے چیلے بے دام کے غلام، سبحان اللہ! یہ حرکات اور اسلام کا نام، مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے،

آیت: لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ[۳]

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

وہابی صاحبو! مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جو ان کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بنو، بہزار زبان و صد ہزار دل اس سے تبری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو، ورنہ اگر دوسرا تمہیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لئے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ وائے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو، بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو ولی جانو، امام مانو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو، جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو، اس کی حمایت میں عظمت مصطفے

---

[۱] القرآن الکریم ۵۷/۳۳

[۲] 〃 ۶۱/۹

[۳] 〃 ۲۲/۵۸

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال دو، یہ کیا ایمان ہے۔ کیسا اسلام ہے، کیا اسلام اسی کا نام ہے شعر

اے راہ رو پشت بمنزل ہش دار

(اے منزل کی طرف پشت کرکے چلنے والے ہوش کر۔ ت)

مزہ یہ ہے کہ وہ خود ہی رہی ساری بناوٹوں کا دریا جلا گیا۔ تقویۃ الایمان،

یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے معمّا

اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا، اس کے

واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔ عہ

اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بنگاہ انصاف غور کرو، اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجّو کی سی ہے، تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی، یا کوئی سعادت مند نجدی اُٹھ کر اپنے بدلگام معلم امام کی نسبت کہے کہ اُن کی آواز لطیف گدھے کے ہونکنے سے مشابہ تھی اُن کا دہن شریف سُور کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اسے کیا سمجھو گے، کیا اپنے حلقے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردو گے۔ اب تمہیں ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بے [illegible] نے جو [illegible] ت والے رسول دو جہان مالک و عرش عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات لکھے، انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا، پھر ہم اسے

عہ یہاں اس کے پیرووں کی غایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لئے ہے مگر یہ بات اسی قبیل سے ہے کہ شعر

لن یصلح العطار ما افسد الدھر

(زمانہ کے فساد کو یہ عطار ہرگز درست نہیں کرسکتا۔ ت)

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اُترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا، اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا، کیا اللہ و رسول کو برا کہنا اسی وقت کلمۂ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دل میں حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں اُن کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس لئے طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں۔ شفا شریف ص ۱۳۳۰

(باقی اگلے صفحہ پر)

اپنے بچے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں، ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہم نے جو نظیریں دیں اُن میں صرف تشبیہ پر قناعت کی، تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہو تو بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم۔

مسلمانو! اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اس سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ہو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجہالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ او تہور فی کلامہ فحکم ھذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم[1] اھ مختصرا۔

یعنی اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے، دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بولے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بیہودہ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا، اس صورت کا حکم بعینہٖ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۱۲ منہ۔

عہ مکتوبات شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ جلد ۱ مکتوب ۳ صفحہ ۴۹ خواجہ محمد اشرف در روش نسبت رابطہ نوشتہ بود الخ[2] (پوری عبارت زیر نمبر ۳۵ ص ۲۰۸ میں آتی ہے) سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک سے منہ چھپایا دفعۃً نماز برباد کر ایمان ہی ابتر۔ تف بر دے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/۲۲۲

[2] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/۴۶

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائے گا۔

اقول الحمدللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے، کسی کافر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹے گی، چودھویں رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے؎

مہ فشاند نور و سگ عو عو کند
ہر کسے بر خلقت خود مے تند

(چاند نور پھیلا رہا ہے اور کتا عو عو کرتا ہے، ہر ایک اپنی اپنی فطرت ظاہر کرتا ہے۔ ت)

اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ جب وہ آئے گا عظمت کے ساتھ آئے گا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم میں نماز بے اُن کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے، اُس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور عزت والے عرش کے مالک سے لڑائی دے کر توڑ لے کیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

کافروشی وکفر منشی اُن کے (مذکورین کی طرف خیال لے جانا بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر، اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان ولی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو۔ نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ نماز میں اُسی صورت کو سجدہ محسوس ہو، وہ قبلۂ عبادت ہے نہ مسجود اور جو اس قبلے سے پھرا وہ بیدولت تباہ ہو، اُس کا کام برباد گیا، تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے، طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے، غرض وہ بول یہ قول باہم وہ ہیں کفر وشرک کے عقاب پر توڑے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھلتے ہیں اُدھر جھکاتے یا اِدھر ڈالتے ہیں؎

یا دامن یار رفت از دست
یا ایں دل زار رفت ز دست

(یار کا دامن ہاتھ سے جاتے گا یا یہ آزردہ دل ہاتھ سے جائیگا۔ ت)

کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون[1] ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ۔

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علٰی کفریات بابا النجدیۃ۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/۳۳

ایسی شریعت بھیجی جس نے نمازی کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اُس میں السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اشهدان محمدًا عبده ورسوله پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا بیشک ہوا، اور واقعی اُن کا خیال مسلمان کے دل میں جب آئے گا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئے گا کہ اس کا تصور اُن کے پاک مبارک تصور کو لازم بین بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اُن کے خیال بلکہ خاص نماز میں اُن کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنفقین لایعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے۔ ت) احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ ص ۱۹۹

احضر فی قلبک النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم وشخصه الکریم وقل سلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته[1]۔	التحیات میں نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر جلد ا صفحہ ۹۶ و ۱۰۰ .

سمعت سیدی علیا الخواص رحمه الله تعالٰی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلٰوة والسلام علی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی التشهد لینبه الغافلین فی جلوسهم بین یدی الله عزوجل علی شهود نبیهم فی تلک الحضرة فانه لایفارق حضرة الله تعالٰی ابدا فیخاطبونه بالسلام مشافهة[2]۔	میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالٰے کو فرماتے سُنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُنھیں آگاہ فرمائے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالٰے کے دربار سے جُدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

---

[1] احیاء العلوم کتاب اسرار الصلٰوة بیان تفصیل ما ینبغی ان یحضر القلب الخ مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ /۱۶۹

[2] المیزان الکبرٰی للشعرانی باب صفة الصلٰوة مصطفی البابی مصر ۱/۱۶۴

I

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب صدیقی ص ۱۲۱۰

I

ثم اختار بعده السلام على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تنويها بذكره واثباتا للاقرار برسالته واداء لبعض حقوقه[1]

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلند کرنے کو اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق سے ایک ذرّہ ادا کرنے کے لئے۔

اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اُسے مواہب لدنیہ وغیرہا اکابر کی کتب سے نقل کروں اس سے بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر الزمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اُن پر اشد وحجت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپالی مقام ص ۲۲۲:

نیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان است در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادات ونورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تر است وبعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند ایں کہ خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور وفائز گردد آرے ؎

در راہِ عشق مرحلۂ قرب وبُعد نیست
می بینمت عیاں ودعا می فرستمت[2]

تمام احوال واوقات خصوصاً عبادات کی حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین کا نصب العین اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں، عبادات کے مواقع میں نورانیت اور انکشاف زیادہ اور قوی ہوتا ہے، بعض عارفین قدس اسرارہم نے فرمایا کہ نماز میں (السلام علیک کا) خطاب حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوتا ہے جو موجودات کے تمام ذرات اور ممکنات کے تمام افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نمازی کو اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس موجودگی سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فائز ہو جائے، ہاں (شعر) عشق کی راہ میں قرب وبُعد کا مرحلہ نہیں ہے، میں آپ کو واضح طور پر دیکھ رہا ہوں اور دعا پیش کرتا ہوں۔ (ت)

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ الاذکار التی لا بد منہا فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۹/۲

[2] مسک الختام شرح بلوغ المرام کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ مطبع نظامی کانپور ۲۲۲/۱

اس عبارت میں نواب بہادر نے کتنی شرکوں کے انبار لگا گئے ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ایک شرک ۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود حاضر ہیں دو شرک ۔ نمازی نماز میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہ ہو تاکہ قرب الٰہی پائے ۔ تین شرک ۔ مگر یہ کہ اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اسی طرح وعلی عباد اللہ الصالحین کیا شرک سے بچ رہے گا کہ اشمال آں از معنیین سب کو شامل ۔

مسلمانو ! کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں ، اور حضرت امام شافعی و امام احمد عہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے ، پھر درود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے ، درود کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال با عظمت و جلال سے انفکاک کیونکر ممکن !

مسلمانو ! ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اس میں سے صراط الذین انعمت علیہم[1] نکال ڈالیں یعنی راہ اُن کی جن پر تو نے انعام کیا ۔ جانتے ہو وہ کون ہیں ؟ ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں ،

اولٰئک الذین انعم اللہ من النبیّٖن و جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیق اور
الصدیقین والشہداء والصالحین[2] شہداء اور نیک لوگ ہیں ۔

جب صراط الذین انعمت علیہم[3] پڑھو گے ان کی راہ مانگی جائے گی ضرور عظمت کے ساتھ اُن کا خیال آئے گا اور وہ اُن کے نزدیک شرک ہے تو الحمد میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین[4] رکھیں کہ انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یادگاری رہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم[5] بھی رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لئے گئے ہیں ۔ فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مصر ۵۹ وص ۳ ،

عہ فی اشہر الروایتین ا میزان الشعرانی ورحمۃ الامۃ ۱۲ منہ ۔ (م)
دونوں روایتوں میں سے مشہور روایت میں میزان الشعرانی و رحمۃ الامۃ ۱۲ منہ (ت) ،

---

[1] القرآن الکریم ۱/۶
[2] القرآن الکریم ۴/۶۹
[3] القرآن الکریم ۱/۶
[4] " " ۱/۷
[5] " " ۱/۵

14 الصراط المستقیم کتاب الله وقیل رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وصاحباه۔[1]

الصراط المستقیم سے مراد قرآن ہے اور بعض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما مراد ہیں۔[1]

مسلمانو! میں فقط الحمد کو کہتا ہوں، نہیں نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچے گا، جن سورتوں میں حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین وانصار یا متقین ومحسنین وعباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے، یونہی وہ بھی جن میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے قصص مذکور ہیں کہ اُن کا تصور جب آئے گا عظمت ہی سے آئے گا جس کا اس شخص کو خود اقرار ہے ان کے سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہوں گی اور کچھ نہ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہوں گے جیسے چاروں قُل، تبّت میں گو نہ ہو، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال جائے گا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کس کی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت غضب الٰہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اتر رہا ہے، لایلٰف شریف میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہیں تو شہر معظمہ ذکر ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا اُس کا تصور کب بے عظمت آئے گا، بنظر ظاہر صرف سورۂ تکاثر اس عالمگیر وبا سے بچے گی باقی تمام وکمال ہر سورۃ کی تلاوت شرک میں عــہ ڈالے گی پھر تکاثر بھی

عــہ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ معاذ اللہ ان شرکیات کی واجب وسنت وجائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کلمۂ کفر ہوگا، شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳:

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل به الی تضلیل الامة۔[2] ۱۲ سل السیوف الهندیة علی کفریات بابا النجدیة للمصنف العلامة مد ظله۔

جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ للمصنف العلامۃ مدظلہ۔

---

[1] فتح الخبیر مع الفوز الکبیر الباب الثانی تکملۃ الفوز الکبیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۸۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۶

بچی تو صرف شرک معصیت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و تجہیم و اموال و نعیم کا خیال اُس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ ہو گا تو خیال انبیاء و اولیاء کے شرک میں نہ لا تو خیال گاؤ خر کی قباحت میں تو شریک ہو گا ۔ لعنت ہزار لعنت ایسے ناپاک افترا پر ۔

مسلمانو! میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں ، نہیں نہیں ، اس کے نزدیک بیرونِ نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت میں شرک روا ہے ، حاشا کسی عبادت میں روا نہیں ، اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اُن کے ذکر اُن کی یاد ، اُن کی تعظیم ، اُن کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادت تلاوت بے تصور عظمت سیدِ عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر متصور ، تو اس چوپائی شرک سے کدھر مفر ۔ غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجمع صدہا کفریات و فضائح ہے ۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوٰی اسلام باقی ہے ۔ سبحان اللہ ! یہ منہ اور یہ دعوٰی !

رب اعوذبك من همزات الشيطٰن واعوذبك رب ان يحضرون[1]	اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں (ت)

تنبیہ : میں نے اس کفریہ صوت کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی شدت شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علماء نے بیان کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو ، اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ اخبث الابوال کے بعد مجھے اس کے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہے مگر اجمالاً اتنا اور سن لیجئے کہ اس کے حصہ میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم **سات کلیات کفریات** کے ہیں ۔

دیوبندی ملا کے یہاں کفریات کے سات کلیے

(۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط و باطل کہہ جائے ، شفاء شریف ص ۳۴۲ ، معین الحکام امام علاء الدین علی طرابلسی حنفی طبع مصر ص [illegible] ۔

من استخف بالقرآن او بشیئ منه او جحده او کذب بشیئ منه او اثبت ما نفاه او نفی	جو شخص قرآن مجید یا اس کے کسی حرف کی گستاخی یا اُس کا انکار یا اس کی کسی بات کی تکذیب یا جس

---

[1] القرآن الکریم ۹۸/۲۳

ما ثبته على علم منه بذلك او شك فی شیٔ من ذلك فهو كافر عند اهل العلم بالاجماع[1] (ملخصًا)	بات کی قرآن نے نفی فرمائی اس کا اثبات یا جس کا اثبات فرمایا اس کی نفی کرے دانستہ، یا اس میں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علماء کے کافر ہے۔ (ملخصًا)

(۲) اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔

(۳) اس کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ سے شرک صادر ہوئے۔

(۴) یونہی حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے

(۵) یہی خیال خبیث حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت۔

(۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور اُن کے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُن کے والد شاہ عبدالرحیم اور اُن سب کے پیر مسند جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں ابلی گھلی بھری ہیں تو اس کے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک تھے پھر انہیں امام و پیشوا و ولی مانتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اس کا [illegible] اقراری کفر ہوا

(۷) مجھے شرکوں کے بچاری تو دے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان، یہاں شرک وہاں عرفان، تو یہ پورا اقراری کفر ہے۔ میں ان سب کی پوری تفصیل کروں تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چاروں کلیے کے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ الکمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ (۱۳۱۱ھ) میں جمع کئے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلے گا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیے کی صرف ایک مثال لکھوں۔

کفریہ ۳۰: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

تلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العالمون[2]	ہم یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل والعلم ان من استخف بالقرآن المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۸۸ ۲۸۹

[2] القرآن الکریم ۲۹/۴۳

یہ شخص غیر مقلدی اور دینِ الٰہی میں ہر گونہ آزادی کا بیج چھڑکنے کے لئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۳ :

" عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہئے سو یہ بات بہت غلط ہے[3] آھ ملخصاً۔

لطف یہ کہ اپنے اس گھڑنے مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ :

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ[2]

سے، اور خود ہی اس کا ترجمہ کیا کہ :

" وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقل کی باتیں "

کیوں حضرت! جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی، سبحان اللہ اردو داں تو آپ خود کھولیں اور صحابہ کرام سکھانے کے محتاج۔

کفریہ ۳۱ و ۳۲ : تقویۃ الایمان ص ۷ :

" روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے[4] اھ ملخصاً

کاش یہ ظالم صرف اس قدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام مسلمانوں کو

---

[1] تقویۃ الایمان مقدمہ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲

[2] القرآن الکریم ۶۲/۲

[3] تقویۃ الایمان مقدمہ کتاب " " " " " ص ۳

[4] " پہلا باب " " " " " ص ۷

مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کر ص ۵ :

"شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب[1]"

صفحہ ۴۵ : "سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا[2] کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہٰذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے[3]"۔

اب غور کیجئے کہ اس ناپاک ملعون قول پر انبیاء و ملائکہ سے لے کر اللہ و رسول تک اور اس کے پیشواؤں سے لے کر خود اس مخدوم و مجہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا۔

آیت : اغنٰھم اللہ و رسولہ من فضلہ[4]

انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

آیت : وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی[5]

اسے عیسیٰ تو تندرست کرتا ہے مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو میرے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک ہیں اور "میرے حکم سے" کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دے گا کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے دیے سے جب بھی تو اس شرک لعین کے نزدیک شرک ہے۔

کفریہ ۳۳ : آیت : و ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ[6]

(جیسے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ جیسے مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہوا۔

کفریہ ۳۴ تا ۳۸ : واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس[7]

اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۴

[2] " الفصل الرابع " " " " " ص ۳۰

[3] " پہلا باب " " " " " ص ۷

[4] القرآن الکریم ۹/۷۴

[5] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

[6] " ۳/۵۹

[7] " ۲/۳۴

آیت: ورفع ابویہ علی العرش وخرّوا لہ سجّدا[1]
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لئے سجدے میں گرے۔

یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالٰے[۳۴] اور ملائکہ[۳۵] و آدم[۳۶] و یعقوب[۳۷] و یوسف[۳۸] علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کا شرک ہوا، اللہ نے حکم دیا ملائکہ نے سجدہ کیا، آدم راضی ہوئے، یعقوب ساجد، یوسف رضامند۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱:

"جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے[2] اھ ملخصا"

صفحہ ۸:

"شرک جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اُسی کا مخلوق اور بندہ، اور اس بات میں انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں[3] اھ ملخصا"

یُوں تو اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خود کو بہتر فرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کسی شریعت میں حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالٰے نے شرک کا حکم دے اگرچہ اسے پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے۔

کفریہ ۳۹ و ۴۰: حدیث: حضور پُر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ[4]
ابن جمیل فقیر تھا اُسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا۔

یہ حدیث صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے۔

حدیث: رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں:

اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۰۰
[2] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۸
[3] 〃 〃 〃 〃 ص ۹
[4] صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالٰے وفی الرقاب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۸

مسئلہ ۱

نے مکہ کو حرم بنایا۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱ ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۱ ، واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ (حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ت)

حدیث : حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ مابین لابتیہا لایقطع عضاھہا ولا یصاد صیدھا ۱	بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا ، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اس کا شکار۔

صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گردوپیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے ، یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا ہے ، حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں مع نظر مذکور ، مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے ، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا ادب ارشاد فرمایا ، اب اس شخص کی سنئے ، تقویۃ الایمان ص ۱ :

> "گردوپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا ، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے ۳ اھ ملخصاً

بھائی برادر ! تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے ، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

کفریہ ۴۱ تا ۴۶ : تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ عبدالعزیز صاحب مطبوعہ مجتبائی ص ۱۱۳۰

---

۱ صحیح مسلم باب فضائل مدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱
۲ " " " ۱/۴۴۰
۳ تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۸

* بعضے از اولیاء اللہ را کہ آلۂ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمیگردد و اویسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا دراں وقت ہم مترنم بایں مقال است[1]

من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

بعض اولیاء کرام جنھوں نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی رہنمائی اور تکمیل کے لئے مصروف کر رکھا ہے وہ (وفات کے بعد کی) حالت میں بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور کمال وسعت ادراک کی بناء پر ان کا استغراق اس طرف توجہ سے مانع نہیں بنتا اور اویسی خاندان باطنی کمالات کی تحصیل انھی اولیاء سے کرتے ہیں اور اہل حاجات و مشکلات انھی سے اپنی حاجات کا حل طلب کرتے ہیں اور مراد پاتے ہیں اور یہ اولیاء کرام زبان حال سے اُس وقت یہ فرماتے ہیں:

اگر تو جسمانی طور پر آیا ہے تو میں جان سے حاضر ہوں۔ (ت)

یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب پر تن شرارت پر معاذ اللہ سرتاپا شرک جلی سے ملوث ہے، اولیائے کرام دنیا میں تصرف، بعد انتقال بھی ان کا تعلق باقی رہنا، ان کے علوم کی وسعت کہ ادھر بھی مستغرق ہیں ادھر بھی خبر رکھیں، اولیاء کا بعد وصال بھی فیض دینا، مریدوں کو مناصب عالیہ تک پہنچانا، حاجتمندوں کا اپنی حاجتیں اُن کی پاک روحوں سے طلب کرنا، ان کا حل مشکل فرمانا۔ نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں اضعاف مضاعف ہیں، ہاں ہونا ہی چاہئے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہیں کلام الملوک ملوک الکلام۔

کفریہ ۴۷ تا ۴۹: تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ۳۹۷:

حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است[2]

تمام امت مریدوں کی طرح حضرت امیر (علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اُن کی اولاد پاک کو مرشد تسلیم کرتی ہے اور تکوینی امور کو ان سے وابستہ مانتی ہے، اور فاتحہ، درود اور صدقات و نذر و نیاز ان کے نام رائج اور معمول ہے جس طرح کہ تمام اولیاء اللہ کے ساتھ یہی معاملہ رائج ہے (ت)

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) پ عم س انشقاق مطبع مسلم بک ڈپو لال کنواں دہلی ۲۰۶/۳

[2] تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴

وہابی صاحبو! یہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں، ہر ایک ڈھائی من پختہ کا، شاہ صاحب کو دیکھئے کتنے بڑے شرک پسند، مشرک دوست، علی پرست، پیر پرست، اولیاء پرست ہیں کہ کاروبار عالم کو دامن ہمت حضرت مولیٰ مشکل کشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ مانتے اور پیروں کی طرح ان سب کی پرستش اور ان کے اور تمام اولیاء کے نام کی نذر منت جائز جانتے، اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کا استغراق انھیں بلاؤں میں مانتے ہیں، اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجئے،

تقویۃ الایمان ص ۸ ؛

"پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے[1]"

پانچویں فصل شرک فی العادۃ کی برائی کے بیان میں لکھا ص ۶۱ ؛

"پیر پرست اپنے تئیں کہو دا مختص بے جا ہے اور نہایت بے ادبی[2]"

کفریہ ۵۰ تا ۵۲ ؛ شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے باپ استاد محدث و پیران سلسلہ

ناد علیاً مظہر العجائب ٭ تجدہ عوناً لک فی النوائب ٭ کل ہم و غم سینجلی ٭ بولایتک یا علی یا علی یا علی[3]	پکار علی کو جن کی ذات پاک سے وہ خوارق و قوت ظاہر ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر عقلیں اچنبھے میں ہیں جب تو انھیں ندا کرے گا تو انھیں مصائب و آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و غم اب دور ہوتا ہے آپ کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی (ت)

کی سندیں لیتے، اجازتیں دیتے، وظیفہ کرتے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۶

[2] " الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات " " " " " " ص ۴۳

[3] الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

الحمدللہ ان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں۔

مصیبت میں مولا علی کے پکارنے کا حکم ایک شرک۔ انھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا دو شرک۔ یا علی یا علی یا علی کی لے باندھنا تین شرک۔

جسے ان نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلوۃ الاسرار و حیات اموات فی بیان سماع الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے۔

کفریہ ۵۳ تا ۵۵: تمام خاندان دلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و ملتجی و مفزع و ملجا و سید و مولیٰ جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ[1] جلد دوم مکتوب سیم ص ۴۶:

خواجہ محمد اشرف در ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود می دانند و می بینند و اگر فرضا نفی کنند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنای طلاب ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب این معنی مستعد تمام المناسبہ ست کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند[1]

خواجہ محمد اشرف نے ورزش رابطہ (تصور شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد ہوتا ہے وہ امید رکھتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرلے گی۔ لوگ رابطہ (تصور شیخ) کی نفی کیوں کرتے ہیں حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادت مندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ)، کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۴۶/۲

جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں، اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)

یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں، ہر ایک اگلے باتوں سے ہزار من کا۔ مرید نے لکھا کہ تصورِ شیخ اس قدر غالب ہے کہ نمازوں میں اس کو اپنا مسجود جانتا ہے، صورتِ شیخ ہی کو سجدہ نظر آتا ہے۔ جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے، ایک شرک، اور کتنا بھاری شرک۔ تمام احوال میں شیخ کو اپنا متوسط جانو تو دو شرک۔ نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ ہو تین شرک۔ اب یاد کر پناہ وہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا چنیں وچناں سے اور منجر بشرک۔ ناظرین! آپ نے جانا کہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کار بتاتے ہیں، ہاں وہی بے دولت ہے، صراط مستقیم میں کہتا ہے ص ۱۲۰:

از جملہ اشغال مبتدعہ شغل برزخ ست[1]	بدعت والے اشغال میں سے برزخ کا شغل بھی ہے۔ (ت)

اسی میں ہے ص ۱۱۱: "صاف صورت پرستی ست۔"[2] (یہ صاف صورت پرستی ہے۔ ت)

فقیر غفر اللہ تعالٰے لہ نے خاص اس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمّٰی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ لکھا، اس میں جناب شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و مصنفین متقدمین کے تیس ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا، اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی تصویر پرست ہیں جب تو جناب شیخ مجدد نے تباہ کار و منحرف بتایا۔

کفریہ ۵۶: مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۳۱۲ ص ۴۴۴:

مخدوما احادیث نبوی علٰی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام	میرے مخدوم، نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی احادیث

عہ تقویۃ الایمان ص ۲۰: جو بات سچی ہے کہ اللہ بندہ کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سو اس کو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حاجتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پوری کرتا ہے سب بلائیں ٹال دیتا ہے سو اس کا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر ادا نہ کیا یہ بات اوروں سے چاہنے لگے پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں سو اللہ ہرگز ان کو راہ نہیں دے گا ۱۲ منہ

---

[1] صراط مستقیم	باب سوم	فصل سوم	المکتبۃ السلفیہ لاہور	ص ۱۱۸
[2] 〃	〃	〃	〃	ص ۱۱۹
[3] تقویۃ الایمان	پہلا باب		مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور	ص ۵

درباب جواز اشارت بسبابہ بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ[1]

شہادت کی انگلی سے اشارہ کی بابت بہت وارد ہیں اور فقہ حنفی کی بعض روایات بھی اس سلسلہ میں آئی ہیں (ت)

صفحہ ۳۳۹،

و غیر ظاہر مذہب ست وآنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام ثم قال ھذا قولی و قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادر ست نہ از روایات اصول و فی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام، ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوی دادہ باشند ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب ایں امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات می نماید یا انگارد کہ اینہا بمقتضائے آرائے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست تجویز نکند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست سنت علمائے ما متقدم شدہ[2]

اور وہ ظاہر مذہب پر نہیں ہیں اور امام محمد شیبانی رحمہ اللہ تعالی سے جو منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ کیا کرتے تھے، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالی بھی اسی طرح کرتے جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کیا کرتے تھے، اور پھر انہوں نے فرمایا یہی میرا اور امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالی عنہما) کا قول ہے، یہ نقل نادر روایات میں سے ہے نہ کہ اصولی روایات میں سے، محیط میں ہے کہ اس میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض نے فرمایا اشارہ نہ کرے اور بعض نے فرمایا اشارہ کرے اور اسے سنت بھی کہا بعض نے مستحب کہا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ حرام ہے، ہرگاہ کہ معتبر روایات میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی ہے اور اشارہ کی کراہت پر فتوی دیا گیا ہے ہم مقلدین حضرات کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے مقتضے پر عمل کریں اور اشارہ کرنے کی جرأت کریں، اس چیز کے مرتکب کو چاہیے کہ احناف یا مجتہدین کو معروف احادیث سے اشارہ کے جواز کا اثبات کرے یا پھر واضح کرے کہ وہ اپنی رائے سے احادیث کے خلاف حکم کرتے ہیں جبکہ دونوں شقیں فاسد ہیں ان کو بیوقوف یا معاند کے بغیر کوئی بھی جائز نہیں کریگا، ہمارے

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بمیر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/ ۳۳۳

[2] ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ۱/ ۳۳۹

اصحاب کا ظاہر اصول اشارہ نہ کرنا ہے پس عدم اشارہ ہی ہمارے متقدمین علماء کی سنت ہے۔ (ت)

صفحہ ۴۵۰ :

احادیث را اگرچہ بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے ایں احادیث علی صاحبہا الصلوۃ والسلام[1]	احادیث کو ہماری نسبت یہ اکابر زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، یقیناً وہ ان احادیث کے مقتضاء کے ترک پر کوئی موزوں وجہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۵۱ :

اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوییم ترجیح عدم جواز است[2] اھ ملخصاً	اگر یوں کہیں کہ علمائے احناف اشارہ کے جواز کا فتوی دیتے ہیں تو ہم جواب میں کہیں گے کہ ترجیح عدم جواز کو ہے اھ ملخصاً (ت)

اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے ٹینٹ، آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سنیں اور اس کے تیور دیکھیں جناب شیخ مسلک کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ حدیثیں معروف مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں اور ہمارے علماء کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں، معاذ اللہ اِسے ہماری شرک تقلیدی کا کچھ کہئے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے جواب میں اپنے بڑوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اُسے بے عقل ہٹ دھرم بتاتے ہیں، مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں، آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ کا اختلاف ہے جواز واستحباب وسنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوی بھی حدیثوں کے موافق موجود، حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کریں گے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے، اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی، نہ اختلاف مشائخ وفتوی پر لحاظ ہوگا، صرف اس لئے کہ ظاہر روایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اس کے خلاف صحیح ومشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا۔ یہاں سے کہتا ہوں ترک تقلید کا

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بمیر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/ ۴۵۰

[2] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ۱/ ۴۵۱

کہیں تسمہ بھی لگا رہا۔ اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنئے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدّد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علماء کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۲۲ :

> "جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے[1]۔"

ص ۲ و ۳ :

> "اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوں کی رسموں کو، کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے ہیں[2]۔"

صفحہ ۳ :

> "رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے[3]۔"

صفحہ ۶ :

> "اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط مسلط رسموں کی سند پکڑی، پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے[4]۔"

تنویر العینین :

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول امام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک[5]

میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پا سکے اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا میل ہے۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص۲۸ و ۲۹

[2] " " مقدمہ کتاب " " " " " ص۲

[3] " " " " " " " " ص۳

[4] " " پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں " " " " " ص۶

[5] تنویر العینین

تنویر العینین :

اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقوله و ان ثبت علی خلافه دلائل من السنة و الکتاب و یاول الی قوله شوب من النصرانیة و حظ من الشرك والعجب من القوم لا یخافون من مثل هذا الاتباع بل یعیبون تارکه فما احق هذه الآیة فی جوابهم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللّٰہ۔[1]

ایک امام کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلیں ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل ہے اور شرک میں کا حصہ اور تعجب ہے کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔

افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلے میں ایسے فرزند دلبند سعادت مند پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالائے طاق سرے سے اصل ایمان میں خلل بتائیں گے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بتائیں گے شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں ہونہار سپوت اٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری استادی درکنار عیاذًا باللہ کفر و شرک سے قریب بتائیں گے جیسے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹیں گے از ماست کہ بر ماست (ہم سے ہی ہمارے خلاف ہے۔ ت) اللہ تعالیٰ گندہ کرنے والی مچھلی سے بچائے ؎

بدنام کنندۂ نکو نامے چند

(بہت سے نیک ناموں کو تو نے بدنام کیا۔ ت)

زنان باردار گر مار زائید بہ از طفلے کہ نا ہنجار زائید

(حاملہ عورتیں اگر سانپ جنیں تو ناہنجار بچہ جننے سے وہ بہتر ہے۔ ت)

غرض کہاں تک گنئے انبیاء و مرسلین و ملائکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا ہے حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دے کر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب

---

[1] تنویر العینین

جناب شیخ مجدد صاحب سب کو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی امام کو گمراہ بددین و مکفر مسلمین و مورد لزوم ہزاراں کفر جانو گے۔ میں عبث تشقیق کرتا ہوں بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم، اگر اسی کو اختیار کیجئے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اُن کا مداح اُن کا معتقد اُن کا مرید اُن کا مقلد انھیں امام سمجھے پیشوا مانے، ولی کہے، مقبول خدا جانے تو آپ لزوم کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کر کرد کی نیافت یہ اس کی جزا ہے کہ مسلمانوں کو محض بے وجہ ناحق ناروا بات بات پر مشرک کہتا تھا ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

(شمع کے پروانے کا ناحق خون تو نے دیکھا، کچھ امن نہ دیا کہ شب کو سحر بنا دیتا۔ ت)

کفریہ ۵۷ تا ۶۱ ، صراط مستقیم ص ۳۶ ،

اکثر ائمہ این طریق واکابر این فریق در زمرۂ ملئکہ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملاء اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے آن می کوشند معدود اند پس احوال این کرام بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد[۱]

اس طریقے کے ائمہ اور اس گروہ کے اکابر حضرات کا شمار مدبرات الامر فرشتوں کے گروہ میں ہوتا ہے یہ فرشتے ملأ اعلیٰ کی طرف سے تدابیر امور کے لئے الہام پاتے ہیں اور پھر ان کے اجرا میں کوشاں رہتے ہیں، پس ان بزرگوں کے احوال کو معظم فرشتوں کے احوال پر قیاس کرنا چاہئے (ت)

ص ۹۶[۲] ،

قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشاں را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست[۲]

قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا یہ تمام مراتب حضرت علی مرتضیٰ کے زمانہ باکرامت سے دنیا کے اختتام تک بواسطہ علی مرتضیٰ حاصل ہوتے ہیں اور ان حضرات کو بادشاہوں کی سلطنت اور امراء کی امارت میں اہم دخل ہوتا ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ (ت)

---

[۱] صراط مستقیم باب اول ہدایت رابعہ افادہ ۱ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۲

[۲] " باب دوم " ثانیہ " " " " ص ۵۸

صفحہ ۱۱۲:

ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت مے باشند و ایں کبار اولی الایدی والابصار را مے رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں را مے رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست[1]	ان بلند منصب والے حضرات عالم امثال و شہادت میں تصرف کرنے میں مجاز مطلق ہوتے ہیں، ان طاقتور اور بصیرت والے اکابرین کو اختیار ہے کہ تمام امور کلیہ اپنی طرف منسوب کرلیں، مثلاً ان کو اختیار ہے کہ وہ عرش تا فرش اپنی سلطنت ہونے کا دعوی کریں۔ (ت)

صفحہ ۵۲:

دریں مقام بعضے خلیفۃ اللہ مے باشند خلیفۃ اللہ آں کسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام او را مقرر کردہ مانند نائب سازند[2]	اسی مقام پر بعض حضرات خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں خلیفۃ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو تمام مہمات کے انتظام پر مقرر ہوتا ہے اور نائب کی طرح ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۳۴:

او را در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایۂ کفالت تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود مے سازد[3]	اس کو اپنی ولایت کے پہلو میں لے کر اس کی تربیت کی کفالت خود کرتے ہیں اور تکوینی و تشریعی امور میں خود تصرف والا بناتے ہیں۔ (ت)

ان پانچ شرکیات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ مذکورہ اولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے، تمام کام ان کے ہاتھ سے انصرام پاتے ہیں، بادشاہوں کے بادشاہ بننے، امیروں کی امیری پانے میں مرد عالی کی ہمت کو دخل ہے۔

اب تقویۃ الایمان کی سنئے، اس کی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ میں سن چکے بعض اور لیجئے ص ۱۰،

" اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔"[4]

---

[1] صراط مستقیم   باب دوم   فصل چہارم   افادہ ۲   المکتبۃ السلفیہ لاہور   ص ۱۰۱

[2] ″   باب سوم تکملہ در بیان سلوک   ″   ″   ″   ص ۱۴۳

[3] ″   باب اول   ہدایت رابعہ   افادہ ۱   ″   ″   ″   ص ۲۹

[4] تقویۃ الایمان   پہلا باب   مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور   ص ۵

3
15

صفحہ ۱۳۲:

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"[1]

صفحہ ۱۲۹:

"کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں"[2]

صفحہ ۱۲۸:

"جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اُس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرسکے"[3]

کفریہ ۶۲ تا ۶۸، صراط مستقیم[4] ص ۱۲۱:

دریں حالت اطلاع بر امکنہ افلاک و سیر بعض مقامات زمین کہ دور و دراز از جائے وے بود بطور کشف حاصل مے آید و آں کشفش مطابق واقع می باشد	اس حالت میں وہ آسمانوں کے مقامات اور اپنے سے دُور دراز تک زمین کے بعض مقامات کی سیر بطور کشف کرتے ہیں، اور ان کا کشف واقع کے مطابق ہوتا ہے (ت)

صفحہ[5] ۱۲۲:

برائے انکشاف حالات سموٰت و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم ست (الٰی قولہ) و در سیر مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آں و در مواضع آسمان نماید یا بقاع زمین الخ"	آسمانوں کے حالات پر آگاہی اور فرشتوں اور روحوں کی ملاقات، جنت و دوزخ کی سیر اور ان مقامات کے حقائق پر اطلاع اور وہاں کے مقامات کی دریافت اور لوح محفوظ کے امور پر آگاہی کے لئے یا حی یا قیوم کا ذکر ہے (آگے یہاں تک) اور اس سیر میں وہ مختار ہے کہ عرش سے بالا یا زیر عرش یا آسمانوں میں کسی مقام پر یا زمین کے کسی خطے کو ملاحظہ کرے (ت)

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸

[2] " الفصل الثالث " " " ص ۲۰

[3] " " " " ص ۱۹

[4] صراط مستقیم باب سوم فصل اول افادہ ۶ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۰ - ۱۰۹

[5] " " فصل دوم " ۱ " " " ص ۱۱۳

صفحہ ۱۲۵:

برائے کشفِ قبور سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح مقررست[1]

کشفِ قبور کے لئے سُبّوحٌ قدّوسٌ ربّ الملٰئکۃ والرّوح مقرر ہے (ت)

صفحہ ۱۲۸:

برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوحِ محفوظ شغل دورہ کند و باستعانت ہماں شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ خواہد متوجہ شدہ سیر آں مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آں مقام ملاقات سازد[2]

ارواح، ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسمان، جنت، دوزخ اور لوحِ محفوظ پر دورہ کا شغل کرے اور اس شغل کی مدد سے زمین و آسمان، بہشت و دوزخ جس مقام کی طرف چاہے متوجہ ہوتا ہے اور اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کرتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے (ت)

صفحہ ۱۲۹:

برائے کشف وقائع آئندہ اکابر ایں طریقہ طرق متعدد داشتہ اند[3]

مستقبل کے واقعات کے کشف کے لئے اس طریقہ کے اکابر نے متعدد طرق لکھے ہیں (ت)

صفحہ ۱۵۸:

آں عزیز باوجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد[4]

وُہ اللہ تعالٰی کے ہاں باوجاہت ہوتے ہُوئے کامل النفس، قوی التاثیر اور صحیح کشف والا ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۱۶۲: اپنے پیر کو لکھا:

کشف بعلم حکمت آنجناب یافتہ[5]

علمِ حکمت کے ذریعہ کشف ہوتا ہے۔ (ت)

ان سات شرکیات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیاء کو زمین کے دُور دراز

---

[1] صراط مستقیم باب سوم فصل دوم ہدایت ثانیہ افادہ ۲ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۱۳

[2] 〃 〃 〃 سوم 〃 ۱ 〃 〃 〃 ص ۱۱۶

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 ۲ 〃 〃 〃 ص ۱۱۶

[4] 〃 باب چہارم دربیان طریق سلوک راہ نبوت 〃 ۱ 〃 〃 〃 ص ۱۴۷

[5] 〃 خاتمہ دربیان پارہ از واردات و معاملات الخ 〃 〃 〃 ص ۱۶۵

مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ و ارواح اور اُن کے مقامات اور جنّت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتیٰ کہ لوحِ محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے بتائے کہ یوں کرو تو یہ مرتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔ اب تقویۃ الایمان کی پُوچھیے ص ۱۲۷،

"جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔"[1]

صفحہ ۱۲۵

"ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بےخبر ہیں اور نادان۔"[2]

صفحہ ۵۷ و ۵۸ :

"جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتّے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔"[3]

سُبحان اللہ! وہاں تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان، جنّت و دوزخ حتیٰ کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوحِ محفوظ و عرشِ اعظم غرض تحت تا فلک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود امام پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتّے جان لیں، اگر انہیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے پتّوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس نے انہیں اللہ کی شان میں ملا دیا، وہاں تو بندگی کو وسعت تھی یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتّے جاننے پر رہ گئی، حق فرمایا اللہ عزوجل نے: مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ[4] اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثانی مطبع علمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۸
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۱۷
[3] 〃 الفصل الخامس 〃 〃 〃 ص ۴۰
[4] القرآن الکریم ۶/۹۱ و ۳۹/۶۷

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲ :

"شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوی کرنے والے اس میں داخل ہیں[1]"

یعنی جیسے یہ شخص اور اس کے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اُن کے لئے کشف کا دعوی کرکے شرک میں ڈوبے۔

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون[2]	مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

کفریہ ۶۹ : یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا، اتباع و اذناب کہ اس کے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام و پیشوا مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۱ مجمع الفتاوی سے :

من تكلم بكلمة الكفر وضحك به غيره كفر ولو تكلم به مذكر وقبل القوم ذلك كفروا الخ[3]	جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اس پر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار نہ کرے) دونوں کافر ہو جائیں اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر کہے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں۔

اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، ص ۳۱ :

من تلفظ بلفظ الكفر يكفر (الى قوله) وكذا كل من ضحك عليه او استحسنه او رضی به يكفر[4]	جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے۔

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۳ :

من حسن كلام اهل الاهواء او قال معنوی او كلام له معنى صحيح ان كان ذلك كفرا من القائل كفر المحسن[5]	جو بد مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس قائل سے کلمۂ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۶

[2] القرآن الکریم ۶۸/۳۳

[3] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر مطلب فی ایراد الفاظ المکفرۃ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۶۵

[4] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۹۶

[5] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۵

کفریہ ۷۰: ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد پائیں بے دھڑک اسے مشرک بتائیں بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ معتمدہ رجیحہ ان پر حکم کفر عائد ہونے کو بس ہے، لطف یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد:

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کان کما قال والا رجعت الیہ[1]	یعنی کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے، اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

صحیح بخاری ص ۸۹۳، صحیح مسلم ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث:

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ[2]	جو کسی کو کفر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو اس کا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر [illegible] ج ۲ ص [illegible] وکذا قولہ یا مشرک ونحوہ[3] اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کی مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا۔

میں کہتا ہوں یہ معنی خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۳۳ "مشرک ہیں اللہ سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن[4]" تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اس کا پلٹنا خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو کہیں بدتر ہے۔ شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ۲ ص ۱۴۰ و ۱۵۶:

لو قال لمسلم یا کافر قال الفقیہ ابو بکر الاعمش یکفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر	جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر اعمش فرماتے تھے کافر ہو گیا، اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہ ہوا،

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[3] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ النوع العاشر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۶

[4] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۹

واتفقت هذه المسئلة ببخارا فاجاب بعض ائمة بخارا انه يكفر فرجع الجواب الی بلخ انه يكفر من افتی بخلاف قول الفقيه ابی بكر فرجع الی قوله[1] اه ملخصا۔

شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۲۰؛

پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے دیتے تھے انھوں نے بھی اسی طرف رجوع فرمائی۔

فرجع الكل الی فتوی ابی بكر البلخی وقالوا يكفر الشاتم[2]

سب ائمہ اسی فتوی ابوبکر کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۰ ذخیرہ سے، برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۹۸ فصول عمادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۳۰ و ۱۵۹ احکام حاشیہ درر سے، خزانۃ المفتین ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ قاضی خان سے، بزازیہ ج ۳ ص ۳۳۱، ردالمحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ سے،

الصحيح للفتوی فی جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان كان اراد الشتم ولا يعتقده كافرا لا يكفر وان كان يعتقده كافرا فخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه كافر يكفر[3]

اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا تو کافر ہو جائیگا

---

[1] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ	النوع الرابع	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۲/۲۱۲
" " " " "	النوع العاشر	" " "	۲/۲۳۶
[2] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر	فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ	مصطفی البابی مصر	ص ۱۸۱
[3] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ	النوع الرابع	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۲/۲۱۲
فتاوی ہندیۃ	الباب التاسع	نورانی کتب خانہ پشاور	۲/۲۸۰
شرح النقایۃ للبرجندی	کتاب الحدود	نولکشور لکھنؤ	۴/۹۸
رد المحتار	باب التعزیر	مطبع مجتبائی دہلی	۳/۱۸۳

درمختار ص ۲۹۳ شرح وہبانیہ سے:

یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی عہ۱ [1]

مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے۔

جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص ۱۵۱:

المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر [2]

مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر مان کر کافر کہا تو کافر ہوگیا۔

مجمع الانہر مطبع استنبول ۱۶ ص ۵۶۶:

لو اعتقد المخاطب کافرا کفر [3]

اپنے عقیدے میں ایسا سمجھ کر کہے تو کافر ہے۔

اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ پر احکام کفر لازم کہ وہ قطعا یقینا اپنے معتقد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب عہ۲ مذہب میں صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب مذکورہ فقہائے کرام انھیں لزوم کفر سے مفر نہیں عہ۳۔

عہ۱ فصول عمادی سے ۱۲ سل السیوف

عہ۲ مثل تقویۃ الایمان و یک روزی و تصانیف بھوپالی وغیرہ میں جا بجا مصرح ۱۲ سل السیوف

عہ۳ باقی تفصیل و تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید، الکوکبۃ الشہابیۃ حصہ اول مجلد ششم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں ہے، لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار ختم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ کبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ و عنا بہ و قدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی ان گمراہوں کی نسبت تصریحا ارشاد فرمایا صفحہ ۱۲۹ هؤلاء الملحدة المكفرة للمسلمين [4] یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

(باقی بر صفحہ آیندہ)

---

[1] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۶

[2] جامع الرموز کتاب الحدود فصل القذف مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۳۵

[3] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب الحدود فصل فی التعزیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۱۰

[4] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ مکتبہ دار الشفقۃ ترکی ص ۴۸

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون[۱]

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

تذییل جلیل: یہ بطور نمونہ طائفہ تالفہ اور اُس کے امام کے کفری اقوال اور ان پر کتب معتمدین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جن کا شمار بظاہر ستتر کفریات تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھئے تو بے شمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفروں کے کلمات میں ہر کلمہ صدہا کفریہ کا خمیرہ ہے، یونہی کفریہ ۲۲ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ، یہ ستتر کیا ان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے:

الملحد اوسع فرق الکفر حداً[۲] ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا صک:

امر الشریف مسعود (ای ناظر) علماء الحرمین العلماء الذین بعثوھم من طرفھم فوجدوھم ضحکة ومسخرة کحمر مستنفرة فرت من قسورة ونظروا الی عقائدھم فاذا ھی مشتملة علی کثیر من الکفریات[۳]

کہ مکہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو اُن کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے اُن لوگوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ ایسے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور اُن کے عقائد کو غور فرمایا تو اُن میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۲۲ سے ۵۴ تک حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اس فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے ان میں بھی جا بجا اُن کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اسی میں ان کے معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۲۷، فبھت الذی کفر[۴] مدہوش ہو گیا کافر ۱۲ سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[۱] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

[۲] ردالمحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶

[۳] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ مکتبہ دار الشفقۃ ترکی ص ۴۳ و ۴۴

[۴] " " " " " " " ص ۴۰

میں سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھائیے تو اب کفریات کو خواہ ستر کہئے خواہ ستر ہزار کفریات کہئے اور کیوں نہ ہو کہ وہاں عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسی میں گنوایا تھا مشقیں پڑھی تھیں مہارتیں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصداً استیعاب آب دریا پیمودن و دانہائے ریگ شمردن کے قبیل سے ہے لہٰذا اس طرف سے عطف عنان کیجئے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈال کر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اس کے تمام طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجئے کہ انھیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے، واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبدالوہاب نجدی ہیں، ابن عبدالوہاب ان کا معلم اول تھا، اس نے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقۂ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و بے ادبی و شرارت و ظلم و قتل و غارت کا اٹھا نہ رکھا، تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے، اس کا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے، یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھوں نے سب میں پہلے حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کافر شکار سے دار البوار کا رستہ لیا جن کی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہوں گے، جب اُن کا ایک گروہ ہلاک ہوگا دوسرا سر اٹھائے گا یہاں تک کہ اُن کا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا بموجب اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اٹھایا کی تیرھویں صدی کے شروع میں اس نے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئی جن کا پیشوا نجدی تھا اسی کا مذہب میاں اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اس کی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان کہ حقیقتہً تفویت الایمان ہے ان دیار میں پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اس طائفہ طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں وہی معدود مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ کافر۔ رد المحتار جلد ۳ ص ۳۰۸۔

ویکفرون اصحاب نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ھذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ھو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیھم اعتقادھم کفر من خرجوا علیہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا

اصحاب رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ خاص یہاں خارجیوں کا بیان حال ہے جنھوں نے ہمارے آقا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا تھا خارجی ہونے کو اتنا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انھیں اپنے عقیدے میں کافر جانیں جیسا ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے پیرووں سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپ کو

ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلك قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف[1]

حنبلی بتاتے تھے مگر اُن کا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے خلاف مذہب ہیں مشرک ہیں، اسی بناء پر اُنھوں نے اہلِ سنّت و علمائے اہلِ سنّت کا شہید کرنا حلال ٹھہرا لیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اُن کی شوکت توڑی اُن کے شہر ویران کئے مسلمانوں کے لشکر کو اُن پر فتح دی ۱۲۳۳ھ بارہ سو تینتیس ہجری میں۔

یہاں سے تو اُن کی اصل نسل مذہب مشرب معلوم ہو لئے، اب علمائے کرام سے ان کا حکم سُنئے، بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۸:

یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامۃ سواھم[2]

خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اِس بناء پر کہ وہ اپنے سوا تمام اُمّت کو کافر کہتے ہیں۔

ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ اِن میں آج کی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر مشائخ مذہب رحمہم اللہ تعالٰی نے انھیں کافر جانا اور ان کی تکفیر کو فرض واجب مانا، لُطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھیں مشائخ کرام کی موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہیں۔ تحفہ اثنا عشریہ ص ۴۲۲:

محارب حضرت مرتضٰی اگر از راہ عداوت و بغض ست نزد اہلِ سنّت کافر ست بالاجماع و ہمیں ست مذہب ایشاں در حق خوارج[3]

حضرت علی المرتضٰی سے جنگ کرنے والا اگر اُن سے عداوت و بغض کی وجہ سے کرتا ہے تو اہلِ سنّت کے نزدیک بالاجماع وہ کافر ہے اور خوارج کے متعلق بھی ان کا یہی مذہب ہے (ت)

بالجملہ ماہِ نیم ماہ و مہر نیمروز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اِس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام

عہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں اُن کے صریح کفر پر حاکم، نسأل اللہ تعالٰی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ (ہم اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت) (باقی اگلے صفحہ پر)

[1] رد المحتار باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۹

[2] فتاوٰی بزازیۃ علٰی ہامش فتاوٰی ہندیۃ الباب الرابع فی المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۸

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب دوازدہم در تولّا و تبرّا سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۹۴

پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم، اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب، واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام محتاطین کلام خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت و شدید ایذائیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیر و پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر سچے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ایسی ناپاک وضیعہ گالیاں کھاتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ ان نالائقی و نالیقی خباثتوں پر قوتِ انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے۔ فقیر غفرلہ تعالیٰ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ میں کیا اور وہاں بھی بآنکہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلۂ امکانِ کذب میں اٹھتر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دیا کفر سے کفِ لسان ہی کیا۔ بالجملہ اس طائفہ جائفہ خصوصاً ان کے پیشواؤں کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مرید اور ان کا امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اُس خبیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں، اور ان حضرت سے یہ سب کلماتِ کفریہ اعلیٰ درجہ تواتر پر ہیں، پھر اگرچہ ہم براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں اُن کے خسارہ و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی اعلام میں فرماتے ہیں،

انه یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بھذا خسارا وتفریطا۔[1]

ایک جماعت کے قول پر وہ کافر ہے اس کے خسارے و ذلت کو یہی کافی ہے۔ (ت)

اللہ عزوجل پناہ دے اور دینِ حق پر دنیا سے اٹھائے، آمین، والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۱۲ سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دارالشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

الحمدللہ کہ یہ اجمالی اجلال جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرسمائے ختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبة الشھابیة فی کفریات ابی الوھابیة نام ہوا۔

نسأل اللہ تعالٰی ان یدیمنا علی الایمان و السنة ویختم لنا علٰی دینہ الحق بعظیم المنة ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلٰوة و التسلیم فی اولیٰ الجنة وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولٰنا محمد سید الانس و الجنة وعلٰی اٰلہ وصحبہ و اھلہ و حزبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔	ہم اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان و سنت پر دوام بخشے اور اپنے دین حق پر ہمارا خاتمہ فرمائے اپنے بڑے احسان سے اور حضور علیہ الصلٰوة والسلام اپنے حبیب کریم کے وسیلہ سے ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا محمد سید الانس والجن وعلٰی آلہ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین، والحمد للہ رب العالمین۔ (ت)

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں